

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM

عین عشق



اقراء فاطمہ

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

عین عشق

از: اقراء فاطمہ



"چل آ جا جھیلے! نہیں آئے گا وہ۔ آنا ہوتا تو کب کا آ چکا ہوتا۔ یوں انتظار نہیں کروا تا تجھے۔
چل آ جا۔ اور آ کر میرے پیر دبا۔" کوٹھے کے تاریکی میں لپٹے بالا خانے کی اکلوتی تاریک
کھڑکی کی درز سے جھانکتی وہ صورت اپنے پورے وجود سے نیچے سرخی میں نہائی تنگ و
تاریک مگر پر رونق گلی میں بے تابی سے جھانکنے میں مصروف تھی۔ جب اسے پان اگلتی ہوئی
اس پتھر کی مورت کی پکار سنائی دی۔ وہ مورت جس کو اس کوٹھے کی کرتا دھرتا ہونے کا
اعزاز حاصل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن جانے کیوں! میرا دل نہیں مانتا تمہاری بات ماننے کو۔ بلکہ میرا دل چیخ چیخ کر کہتا ہے کہ وہ آئے گا اور ضرور آئے گا۔ بس وہ اپنے حصے کا کام کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے بھی یہاں کچھ عرصہ اپنے حصے کا کام کرنا ہے۔ ہاں کچھ عرصہ، بس انتظار!"، کھڑکی کے سامنے سے ہٹ کر تاریکی میں نہائی اس پتھر مورت کی بے حس مورتی کے پاس پلنگ کی پائنتی پر ٹک کر اس مورتی پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے وہ امید بھرے انداز میں گویا ہوئی تھی۔

"جھلی ہے تو جو! مرد ذات کا اعتبار کر رہی ہے۔ یہ تو معاشرے کی وہ خرابی ہے جس کے نزدیک عورت ذات کی کوئی عزت اور قدر نہیں ہے۔ بس وقتی ڈرامے بازیاں کرتا ہے اور کچھ نہیں۔ وقت گزاری جس کا شیوہ ہے۔ وقت گزاری کے لیے آتا ہے اور پشت پھیر کر چلا جاتا ہے۔ او جھلیے! آج تک انسان کی محبت پر یقین نہیں کیا جا سکا۔ جبکہ مرد! اس کا دل تو ہر نئی صورت کا پجاری ہے۔ اس کی محبت تو جوے کا کھیل ہے۔ ایسا کھیل جس کا کوئی بھی حادثہ کبھی تمہارے حق میں نہیں ہوتا۔ اور جس کے حق میں ہو جائے سمجھ لو وہ حادثہ ہی نہیں ہوتا۔"، منہ میں دبے پان پر مسلسل طبع آزمائی کے ساتھ ہنستے ہوئے اس پتھر مورت نے اپنے پتھر لے انداز میں اس کا، جس کا دل پہلے ہی آندھیوں کی زد میں تھا۔ اپنی تلخیوں سے اس کا دل دہلانا چاہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہاں تک کہ کوئی فرق نہیں رکھتا گھر والی اور باہر والی میں۔ ایک جانب گھر والی کو گھر کی چابی تھا کر ساری زندگی ذمہ داریوں کے ناخنوں سے اس کا ماس کھرچتا رہتا ہے۔ تو دوسری جانب باہر والیوں، خاص کر تیرے میرے جیسی چلتی پھرتی دکانوں کا بھی سچا قدر دان نہیں۔ چند لمحے کے لیے ہی سہی مگر دل لگی کرنے آتا ہے۔ اور تیرے جیسی عقل کی ہلکی اس کے جھانسنے میں آ کر اپنا وقت برباد کرنے لگتی ہے۔ خود کو ہی دیکھ لے۔ جس کا ہر آتی صبح کے ساتھ انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ سارا دن اس لال بتی کے نیچے نمازیں پڑھتے اور دروازہ تکتے گزر جاتا ہے۔ خود تو جانے کہاں منہ مار رہا ہے۔ اور تجھ بے عقل کو یہاں سولی پر لٹکا کر چلا گیا ہے۔" اپنی نشت سے ہٹ کر بیرون خانہ گونجتے بے ہنگم قہقہوں کی جانب سرکتے ہوئے اس پتھر مورت نے گویا اس انجان صورت کی کم عقلی اور وقت کی بے سروپا بربادی کا ماتم منایا تھا۔ جس پر اس پتھر کی سل کو اپنی جگہ سے سرکتے دیکھ وہ خود سے مخاطب ہوئی تھی۔ "ایسے نہ کہو باجی! ایسا نہیں ہے وہ۔ اس نے کہا تھا وہ آئے گا۔ میرا دل کہتا ہے وہ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ ہر گز نہیں!" اس پتھر مورت کی پتھرلی کاٹ کا درد نہ سہتے ہوئے تڑپ کر بولتی وہ اک لمحے میں اپنے معصوم دل پر جانے کیا کچھ نا جھیل گئی تھی۔

گھرے لال اس تاریک کمرے کے نیم تاریک کونے کونے میں عشاء کی نماز کی ادائیگی اور زبانی یاد چند سورتوں کی تلاوت کے بعد وہ اپنے اس گھرے تاریک سرخی مائل کمرے کی نیم

Posted On Kitab Nagri

تاریکی میں آرام کی غرض سے ابھی لیٹی تھی۔ جب اس کے کانوں میں گونجتی باجی کی معمول کی آواز گونجی۔ جس نے اسے ماضی کے اس جھروکے میں جھانکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ جب وہ پہلی بار باجی کے سامنے لائی گئی تھی۔

"اوو! بس کر چندہ! اور کتنا روئے گی تو۔ ادھر نظر دوڑاؤ ذرا اپنے چاروں طرف۔ یہ بھی تیرے جیسی ہی ہیں۔ ایسی ہی، جنہیں کوئی نا کوئی اٹھا کے چھوڑ گیا یہاں۔ خود سے کوئی بھی اپنی مرضی سے نہیں آئی۔ سب بھائی، باپ اور عاشق کی ڈسی ہوئی ہیں۔ تیرے جیسا ہی حال تھا ان سب کا بھی۔ لیکن دیکھو کیسے اب سارا دن اپنے دونوں پیر توڑتی اور پیسہ لا کے میرے ہاتھ میں رکھتی ہیں۔ بس! تجھے بھی یہی کرنا ہے۔ چل اب آٹھ۔ سہی جاو اس کو لے جا اور جا کے کھانا کھلا۔ اور کام کی سب باتیں بھی سمجھا دے اس کو۔"، آج سے دو سال قبل کوٹھے میں اپنے پہلے روز جب وہ روتی دھوتی ہوئی کوٹھے کی باجی سے ملی تھی۔ اس روز ہوئے اپنے اور باجی کے مابین یک طرفہ مکالمے کی بازگشت اسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی تھی۔ وہی بازگشت جو آج لمحے وقتاً فوقتاً اسے کسی ناکسی نئی لڑکی آمد پر سنائی دیتی تھی۔

"دیکھ چندہ یہاں کوئی بھی اپنی مرضی سے نہیں آتا۔ تو بھی نہیں آئی۔ اس لیے اٹھ اور اٹھ کے دھن کما۔ ورنہ ایسے رو رو کر اپنے لیے ہی مشکل کھڑی کرے گی۔ چل اٹھ شاباش! پارو! تیار کر اسے۔ تماشائی آتے ہوں گے۔ جلدی کر۔ اور ہاں اسے تیار کر کے میرے پاس لے

Posted On Kitab Nagri

کر آنا۔ دیکھنا چاہتی ہوں آخر کوئلہ نکھرنے کے بعد پارس بن کے کیسے چمکتا ہے۔" منہ میں پان چباتے ہوئے باجی اپنے پیشہ ورانہ میں اس سے مخاطب ہونے کے بعد وہیں کھڑی پارو نام کی لڑکی کو اسے تیار کرنے کا کہتی اندر کی جانب چل دی تھی۔

"باجی کو اس کا مقدر بھی ایسے ہی یہاں لے کر آیا تھا۔ تیری طرح غریب تھی۔ اپنے گاؤں کے مولوی کی اکلوتی بیٹی تھی۔ وڈیروں کی دشمنی میں یہاں تک آ گئی۔ ماں پہلے ہی نہیں تھی۔ باپ عزت دار تھا۔ برداشت نہیں کر سکا اور چل بسا۔ بد قسمتی سے سات آٹھ سال ان وڈیروں کی گند میں گزارتی رہی۔ خوبصورت تھی اور جوان بھی۔ اسی لیے باجی کی باجی مرنے سے پہلے اسکے ہاتھ میں سب دے کر اسے یہاں کوٹھے کی مالکن بنا کر چل بسی۔" بت بنی اس مورت کو نہایت چاؤ اور لگاؤ سے تیار کرتی پارو اس کا دل موم کرنے کو اسے دھیمے انداز میں باجی کا ماضی بتانے لگی تھی۔

www.kitabnagri.com

"ابھی تو جس کوٹھے میں آئی ہے نا۔ یہاں صرف ناچ گانا ہوتا ہے۔ وہی جو ہم سب کرتے ہیں۔ اور جو تجھے بھی کرنا ہے۔ ورنہ جب باجی آئی تھی تو یہاں جسموں کے ساز بجاتے تھے۔ جو باجی کو بھی بجانے پڑے تھے۔ مولوی کی بیٹی ہو کر یہ سب کرنا کتنا مشکل ہو گا۔ تو خود سوچ اور سمجھ سکتی ہے۔ مگر باجی نے کیا۔ اور کرتی بھی کیا آخر اس کی مجبوری تھی۔ وہ اس گند سے

Posted On Kitab Nagri

نکلنا چاہتی تھی۔ اور اس نے بارہا کوشش بھی مگر نہیں نکل سکی۔ یہی وجہ تھی کہ جب باجی کو یہ اندھیر نگری ورثے میں ملی۔ تو باجی نے ان سب بھوکوں ننگوں کو یہاں سے دور بھگا دیا۔ لیکن چونکہ دھندہ چھوڑنا اس کے لیے ہرگز آسان نہیں تھا۔ عوامی پے در پے حملوں کی وجہ سے اس لیے کسی ناکسی طرح ناچ گانے پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ آج بھی جو باجی تجھے نظر آ رہی ہے نا۔ وہ ہم سے کہیں زیادہ مجبور اور لاچار ہے۔ اس لیے غم نہ کر اور چل اب آ جا۔ اپنے حصے کا کام کر کے اپنی زندگی گزار۔"، اس کے دل کو موم کی صورت جاننے کے بعد ایک اور آخری وار کرتے ہوئے اسے لیے وہ باجی کے پاس چل دی تھی۔

"کون ہو تم؟؟ اور یہاں کیسے آن پھنسی ہو؟؟ یہاں کی تو نہیں لگتی؟؟ نام کیا ہے تمہارا؟؟ نہیں! نہیں! میں نے باجی سے وقت تمہارا ناچ دیکھنے کے لیے نہیں۔ بلکہ تم سے ملنے کے لیے مانگا ہے۔ اس لیے تمہیں اس کی ضرورت نہیں۔ بس تھوڑی دیر یہاں بیٹھ جاؤ، پلیز!"، وہ جو کوئی بھی تھا۔ لیکن ان ڈیڑھ سالوں میں پہلا مرد تھا۔ جس نے اس سے اس کا ناچ نہیں وقت مانگا تھا۔ جس پر حیران ہوتی متذبذب سی وہ قریب رکھے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"میرا نام عاکف ہے۔ اسی شہر کا رہائشی ہوں اور اپنے گھر کا اکلوتا بھی۔ میں ان محفلوں کا شوقین نہیں مگر جانے کیوں یہاں چلا آیا۔ نہیں معلوم کیا کہ کہنا چاہتا ہوں۔ مگر میں آپ کی

Posted On Kitab Nagri

باجی سے تفصیلی بات کر چکا ہوں۔ اور وہ راضی ہیں۔ آپ کی اور میری شادی کے لیے!۔ پلیز! تھوڑی دیر کی لیے سہی۔ مگر بیٹھ جائیں۔ جانتا ہوں کافی غیر متوقع بات ہے۔ لیکن میں سنجیدہ ہوں۔ میں واقعی آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس سب کے لیے آپ کی رضامندی چاہتا ہوں۔ تاکہ اپنے گھر والوں کو منا سکوں۔" صوفے کے مقابل کرسی پر ٹکا وہ مرد اسے کسی اور دنیا کی مخلوق لگا تھا۔ کیونکہ وہ جو بھی تھا مگر درحقیقت خواب نہیں تھا۔ اور اس کے سامنے موجود تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مزید وہاں ٹک نہیں سکی تھی اور تیزی سے باہر چلی آئی تھی۔ جبکہ وہ "سنیے!" کہتا اسے پکارتا رہا تھا۔

"باجی! تم نے میری شادی کے لیے اس حد تک جتن کیا کہ ایک انجان اور غیر شخص کی باتوں تک پر یقین کر لیا۔ اس دلدل سے نکالنے کے لیے ہی سہی مگر اس شخص کے لیے تم راضی ہو گئی۔ وہ الگ بات ہے کہ میری قسمت میں اس دلدل سے آزادی لکھی بھی ہے یا نہیں۔ مگر تم نے کبھی اپنے لیے کوشش کیوں نہیں کی۔ کبھی اپنے لیے کسی کا ہاتھ کیوں نہیں تھا۔ کبھی اپنے لیے کسی سائبان کو تلاش کیوں نہیں کیا۔ تمہیں تو زیادہ ضرورت تھی اس سب کی۔ مجھ سے بھی زیادہ!" عاکف کی باتوں سے وہ ذہنی خلفشار میں مبتلا ہوتی سیدھا باجی کے پاس آئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس سے پے در پے سوال کرتی وہ باجی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لانے کا باعث بنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جھلی! تیرے اور میرے حالات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ بھلے ہی ہم دونوں غریب سہی۔ مگر مختلف حالات کے ڈسے ہوئے لوگ ہیں۔ تجھے یہاں تیرا باپ بیچ کر چلا گیا تا کہ وہ تیرے بدلے میرے دیئے گئے پیسوں سے تیری ماں کا علاج کروا سکے۔ تو مجھے گاؤں کے وڈیروں نے میرے باپ سے اپنی دشمنی کی پاداش میں بیچ دیا۔ کیونکہ میرے باپ کی تربیت کی وجہ سے گاؤں کے لوگوں پر اس کا رعب و دبدبہ نہیں چل رہا تھا۔ اس صورتحال میں جب میں پہلے ہی مردوں کی ڈسی ہوئی تھی۔ اور مسلسل اس زہر کا شکار تھی۔ کسی اور مرد پر کیسے یقین کر لیتی۔ اور تو یہ سب نا سوچا کر۔ اپنے بارے میں سوچا کر۔ اپنے ذکر پر توجہ دیا کر۔ کیونکہ تو میرے گھر کی اصل رونق ہے۔ وہ جس کے وجود اور ایمان کی برکت سے اپنے رب کی ناراضی مول لینے کے باوجود میں ایک بار پھر اس کا ذکر کرنے لگی ہوں۔ اسی لیے تو میرے لیے اور بھی خاص ہو گئی ہے۔ بلکہ اب تو مجھے لگتا ہے کہ اس ذات نے تجھے بھیجا ہی اس لیے ہے۔ تاکہ تیری بدولت عنقریب ایک دن میں جلد اس سب سے چھٹکارا پا لوں۔"، ساڑھے سات سال بعد کی ٹرپ کے بعد باجی کی وضاحت وہ دل ہی دل میں خود پر گزرے سب اذیت ناک لمحوں پر وہ بے اختیار اللہ پاک کی شکر گزار ہوئی تھی۔ ان تمام لمحات پر جو عاکف کی بدولت ناچاہتے ہوئے بھی اسے جھیلنے پڑے تھے۔ اور وہ تمام لمحات جو اسے اللہ پاک کی پاک ذات کے قریب کرنے کا باعث بنے تھے۔ اور کوٹھے والوں کی ہدایت کا بھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آج سے ساڑھے سات سال قبل جب تم میری بیٹی کو اپنی قسم اور وعدوں کے شکنجے میں قید کر کے گئے تھے۔ تب کہاں تھی تمہاری مجبوریاں۔ جو یہاں سے نکلنے کے فوراً بعد جاگ اٹھی تھیں۔ ہم! اس لیے یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے کوئی سوال جواب کروں گی۔ کیونکہ میری مہک اب وہ مہک نہیں رہی جس کو تم چھوڑ گئے تھے۔ اب وہ خاص اللہ والی ہو گئی ہے۔ اور ہم سب کی ہدایت کا ذریعہ بھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جو کوٹھے کی جگہ آج تم سلائی سینٹر اور اس گند کی جگہ سکون اور حلاوت دیکھ کر اپنی وہ سوئی ہوئی دھوکے باز محبت کے سہارے چلے آئے ہو۔ یہ سب میری مہک کے قدموں کی برکت کی بدولت ہے۔ جس کے قدموں کی دھول درحقیقت تمہارے لیے عبث رہی تھی۔ جبکہ اب میری مہک کو تمہاری اور تمہاری اس مکروہ محبت کی ضرورت نہیں۔ جو اسے صرف میری وجہ سے جھیلنی پڑی۔ اس لیے چلے جاؤ اور واپس مڑ کر مت آنا۔ کیونکہ اسے یا مجھے اب تمہارے کسی سوال و جواب اور وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔" سلائی سینٹر کے پچھلے صحن میں عصر کی نماز کے بعد ماضی کی تلخ یاد سے دل کو بے حال کرتی وہ ایک باغی آنسو کو اپنے گال پر پھسلنے سے نہیں روک پائی تھی۔ اس آنسو کو جو اس کے سچے جذبات کا سچا ترجمان تھا۔ قریب ہی بجھے تخت پر بیٹھی چادر میں لیٹی باجی کی آنکھوں سے ناچھپ سکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ قریب ہی سلائی کرتی کوٹھے کی لڑکیوں کی جانب سے توجہ ہٹاتی وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جھلی! آج تک اس بے ضمیر کی محبت کو دل سے لگا کر بیٹھی ہو۔ جبکہ جانتی ہو کہ درمیان کا بیتا عرصہ تو امتحان تھا۔ تمہارا، ہمارا اور اس بے قدرے انسان کا۔"، تخت پر اپنے قریب ہوتی باجی کی بات پر دھیمہ۔ سا مسکراتی وہ ایک لمحے کے لیے اپنا سر جھکا گئی تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے باجی! اس کی محبت کو دل سے لگانے کے لیے میرے پاس اب کچھ نہیں ہے۔ انتظار بھی نہیں۔ کیونکہ اب اس کی جگہ اللہ پاک کی، آپ سب کی محبت اور چاہتوں نے لے لی ہے۔ مگر ایک کسک اٹھ جاتی ہے کبھی کبھار۔ جسے روکنا میرے بس نہیں۔"، دھیمے لہجے میں باجی سے اپنا حال بیان کرتی وہ انہیں اس لمحے ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔ جیہی اس کے قریب ہوتی وہ اس سے مخاطب ہوئی تھیں۔

"عین عشق کے راز سے کوئی واقف نہیں مگر جس پر یہ کھل جائے۔ یہ تو عشق مجازی سے عشق حقیقی کا سفر خدائے مہرباں کی رحمت کی بہترین کڑی ہے۔ جو انسان کو اس کی حقیقی خوشی سے کبھی محروم نہیں کرتی۔ اس لیے بھروسہ رکھو۔ ایک دن آئے گا جب اللہ پاک تمہیں تمہارے صبر کا اجر دیں گے اور تمہارے دل میں اٹھتی اس کبھی کبھار کی کسک کا مداوا کرنے والا ایک مخلص ساتھ بھی۔ جو تمہیں ٹوٹنے سے بچائے اور تمہارا مخلص ساتھی، ہمدرد، مددگار اور سچا حصار ثابت ہو۔" مغرب کی نماز کے لیے حجاب لیتی باجی اس لمحے سچے

Posted On Kitab Nagri

دل سے اللہ پاک کے حضور اس کی خوشیوں کے لیے دعا گو ہوتیں انجانے میں عین عشق کے راز کی حقیقت اس پر کھول گئی تھیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

